يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ
اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (الحجرات)

عباراتِ اکابر

شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

طبع دہم .... فروری ۲۰۰۵ء

نام کتاب .... عبارات اکابر

مؤلف .... امام اہل سنت شیخ الحدیثؒ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدھم

مطبع .... مکی مدنی پرنٹرز لاہور

تعداد .... گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت .... ۶۲/- (باسٹھ روپے)

ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

﴿ ملنے کے پتے ﴾

☆ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ☆ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ☆ مکتبہ حقانیہ ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ☆ مکتبہ مجیدیہ ملتان

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی ☆ اسلامی کتب خانہ اڈا کامی ایبٹ آباد

☆ مکتبہ العارفی فیصل آباد ☆ مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

☆ مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ مینگورہ ☆ دار الکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ لکی مروت ☆ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ قاسمیہ جمشید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ کتاب گھر شاہ جی مارکیٹ گکھڑ ☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک

فہرست مضامین

نسبه او دينه او خصلة من خصاله او عرض به مشبهة بشيئ على طريق السبّ له و الازراء عليه او البغض منه والعيب له فهو سبّ له والحكم فيه حكم الساب يقتل ۔

(الصارم المسلول صفحہ ۵۳۱ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن)

ذات پاک یا نسب یا دین یا آپ کی خصلتوں میں سے کسی خصلت میں کوئی عیب نکالے یا کسی بھی شخص کو آپ کے متعلق سبّ وتنقیص یا بغض یا عداوت کے طور پر کوئی شبہ پیدا ہوا تو وہ گالی ہی ہوگی اور ایسے شخص کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا (جس کا انتظام اسلامی حکومت کریگی)

یہ تمام عبارات اپنے مفہوم اور مدلول کے اعتبار سے بالکل واضح ہیں مزید کسی توضیح وتشریح کی محتاج نہیں ہیں ۔

منصف مزاج بریلوی علما حضرات علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے

علماء دیوبند بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان تھے اور ہیں ان کو کافر کہنا بالکل بے جا ہے یہی وجہ ہے کہ خان صاحب کے ایسے ظالمانہ فتوے کی قدر خود علماء بریلوی میں بھی سمجھ دار اور فہیم طبقہ نے نہیں کی اور اکابر علمائے دیوبند کو وہ مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ اس مقام پر ہم مشتے نمونہ از خروارے چند بریلوی علماء کی عبارتیں پیش کرتے ہیں۔ جو بریلوی حضرات میں خاصی شہرت کے حامل اور جانی پہچانی شخصیتوں کے مالک ہیں۔

(۱) علامۂ دہر حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی (المتوفی ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ شیخ الجامعہ بہاولپور تحریر فرماتے ہیں ۔

مولانا محمد قاسمؒ صاحب و مولانا رشید احمدؒ صاحب کا زمانہ میں نے نہیں پایا ، مولانا خلیل احمد صاحبؒ و مولانا محمود الحسن صاحبؒ کی ایک دفعہ

زیارت کی ہے مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا۔ مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کی ایک دفعہ زیارت کی اور ایک دفعہ وعظ سنا ہے اس سے زیادہ ان حضرات کے ساتھ کسی مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر میرا اعتقاد ان بزرگوں کے متعلق یہ ہے کہ سب علماء ربانیین اور اولیاءِ امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ) سے تھے۔ احقر کو بعض مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے مگر اعتقاد یہی ہے اور اس اعتقاد کے اختیار کرنے کا سبب ان کی تصانیف کا مطالعہ اور استفادہ اور انکا قبول عام ہے۔ بالخصوص مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کے خدمات طریقت پر نظر کرنے سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ فقط!

۱۲ جمادی الثانیہ ۱۳۵۵ھ

(۲) (مشہور بریلوی پیر اور صاحب طریقت عالم، مولانا محمد مشتاق احمد صاحب حنفی چشتی انبیٹھوی لکھتے ہیں۔

عاجز حضرت مولانا محمد قاسم صاحب اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما کی شرف صحبت سے مستفید ہوا دونوں صاحبوں کو عالم باعمل اور متبع شریعت اور متقی پایا۔ نعوذ باللہ ان کو کافر کہنا سخت کبیرہ گناہ سمجھتا ہوں۔ مولانا خلیل احمدؒ کی بعض تحریرات سے مجھے سخت اختلاف ہے مگر کافر ان کو بھی نہیں کہتا اپنے سے بہتر جانتا ہوں مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا میں ابتداء سے معتقد ہوں طالب علمی میں کچھ عرصہ ساتھ بھی رہا ہمیشہ نیک خیال پایا اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے جس قدر خدمات اسلامیہ کی ہیں وہ قابل ہزاراں ہزار تحسین وآفرین

ہیں گویا تصانیف کتب اسلامیہ میں اپنے وقت کے امام جلال الدین سیوطیؒ ہیں اور جو حضرات علماء ان کے منکر ہیں ان کو غلطی پر خیال کرتا ہوں۔

فقط ۔ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ

یہ دونوں حوالے ہم نے البرہان فی رد البہتان صفحہ ۵۶، ۵۷ ۔ مرتبہ حضرت مولانا علی محمد صاحب مدح پوری سے لئے ہیں ۔

(۳) ۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے ایک شخص نے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق سوال کیا ۔ پیر صاحب نے فرمایا ۔ تم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق پوچھتے ہو ؟ سائل نے عرض کیا جی ہاں انہی کے متعلق ۔

حضرت پیر صاحب (   ) نے فرمایا وہ حضرت حق کی صفت علم کے مظہر اتم تھے ۔

(اسوۂ اکابر ص۲۷ از مولانا محمد بہار الحق قاسمی صاحب ۔ ماخوذ الرشید ص۶۶۵ دار العلوم نمبر)

(۴) ۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے فرزند ارجمند جناب خواجہ سید غلام محی الدین صاحب گولڑوی سے علمائے دیوبند کے بارے میں سوال ہوا ۔ تو انہوں نے حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بہاولپور (خلیفۂ اکبر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی جو ان دنوں گولڑہ شریف تشریف لائے ہوئے تھے) سے لکھوایا ۔

میرا مذہب یہ ہے کہ علمائے دیوبند مسلمان ہیں اور دین کا کام کر رہے ہیں ۔ جو شخص ان کے حق میں کچھ برا کہتا ہے اس کا ایمان خطرے میں ہے میرے قبلہ حضرت بڑے پیر صاحب (حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب) کا بھی یہی مذہب تھا ۔"

(ڈھول کی آواز ص۹۹ مؤلفہ مولانا کامل الدین اتوکالوی ۔ مطبوعہ شنائی پریس سرگودھا ۔ ماخوذ از الرشید ص۶۶۵)

(۵)۔ مولانا ابوالحسنات محمد احمد صاحب قادری کے والد محترم مولانا دیدار علی شاہ صاحب سابق خطیب مسجد وزیر خان لاہور۔ لکھتے ہیں۔

اور مولانا واستاذنا رئیس المحدثین مولانا محمد قاسم صاحب مغفور حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم و مغفور محدث سہارنپوری کے فتوے اجوبۂ سوالاتِ خمسہ کی نقل، زمان طالب علمی میں کی ہوئی احقر کے پاس موجود ہے۔

(رسالہ تحقیق المسائل صـ۳۱ مطبوعہ لاہور پرنٹنگ پریس طبع ثانی ۱۳۲۵ھ ۔ ماخوذ از الرشید صـ۷۵)

(۶)۔ پیر کامل حضرت مولانا میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے حالات میں ان کے خادم خاص جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری لکھتے ہیں۔

دیوبند میں چار نوری وجود

مولانا مولوی انور علی شاہ صاحب صدر مدرسہ دیوبند ہمراہ مولوی احمد علی صاحب مہاجر لاہوری شرقپور شریف حاضر ہوئے اور حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کو بڑی ارادت سے ملے آپ ان سے کچھ باتیں کرتے رہے اور شاہ صاحب خاموش رہے۔ پھر آپ نے مولانا انور شاہ صاحب کو بڑی عزت سے رخصت کیا۔ موٹر کے اڈے تک حضرت میاں صاحب خود سوار کرانے کے لئے تشریف لائے۔ شاہ صاحب نے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ سے کہا آپ میری کمر پر ہاتھ پھیر دیں۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور رخصت کر کے واپس مکان پر تشریف لے آئے۔ بعد ازاں آپ نے بندہ سے فرمایا۔ شاہ صاحب بڑے عالم ہو کر اور پھر میرے جیسے خاکسار سے فرما رہے تھے کہ میری کمر ہاتھ پھیر دیں اور حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک شاہ صاحب ہیں۔ انتہیٰ بلفظہٖ۔

(خزینۂ معرفت باب ۱۳ صـ۳۹۴ المسمیٰ بہ تذکرۂ عاشق ربانی شیر یزدانی۔ طبع ربیع الاول ۱۳۵۰ھ۔ طبع فیروز پرنٹنگ ورکس ۱۱۹ سرکلر روڈ لاہور)۔

افسوس صد افسوس کہ اب جدید طبع میں یہ ساری عبارت حذف کر دی گئی ہے جو بد دیانتی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ جس دور میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ دیوبند میں تھے اس دور میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب ابن شیر خدا رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ وغیرہ بزرگ بھی دیوبند میں ہوتے تھے۔ شاید یہی حضرات بقول حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوری وجود کے حامل ہوں۔

نوری کا یہ مطلب نہیں کہ وہ انسان نہ تھے فرشتے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ ان حضرات کے وجود سے حق و انصاف، علم و عمل، اور تصوف و اخلاق کا نور لوگوں میں پھیلا۔ ولا شك فيه۔

(۷) حضرت خواجہ پیر قمر الدین صاحب سیال شریف والے فرماتے ہیں۔
میں نے تحذیر الناس کو دیکھا، میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے۔ ختم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین (خاں صاحب بریلوی وغیرہ۔ صفدر) کی سمجھ نہیں گئی۔ قضیہ فرضیہ کو قضیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔

(ڈھول کی آواز ص۱۱۷ ماخوذ از الرشید دارالعلوم نمبر ص۴۵، ج۴۴۴)

(۸) مشہور بریلوی عالم مولوی حافظ غلام محمود صاحب پپلانوالی ضلع میانوالی تکملہ حاشیہ عبد الغفور۔ از حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے حاشیہ تحفہ سلیمانی صفحہ ۱۱۵ کے حاشیہ ۳ میں لکھتے ہیں۔

وقال امام العلوم واستاذ الرسوم النحرير الاعظم و	اور کہا علوم کے امام اور رسمی فنون کے استاد بہت بڑے عالم اور ٹھاٹھیں مارنے

البحر العطمطم سرسور الماهرين وقمقام الفاضلين السابح في درر المغلقات رئيس المحدثين وتاج المفسرين مولانا محمود حسن ديوبندي ادام الله الطافه على رؤسنا في حل قول المصنف اعني وكلو المجازاة اھ

والے ناپیدا کنار سمندر، ماہرین کے دانائے بزرگ، فاضلین کے سردار، مغلق موتیوں میں تیرنے والے، رئیس المحدثین، تاج المفسرین مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اللہ تعالےٰ ان کی نوازشوں کو ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے، مصنف کے قول وکلم المجازاۃ کے حل میں الخ

(۹) زمانۂ حال کے مشہور بریلوی عالم جناب مولانا قاضی عبد النبی صاحب کوکب. مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے حالات میں لکھتے ہیں۔

زیادہ سے زیادہ بات مولانا کے خلاف یہ کہی جا سکتی ہے کہ انہوں نے علمائے دیوبند سے اظہار اختلاف کے لئے نہایت سخت اور تلخ لہجہ اختیار کیا تھا انہوں نے مدرسہ دیوبند کے جید اساطین علم کی بعض عبارات کو کفریہ قرار دیا اور اس فتوے میں انہوں نے اس شرعی[علہ] احتیاط و مراعات کو قطعاً ملحوظ نہ رکھا جو ایسے نازک موقع پر ملحوظ رکھنی ناگزیر ہوتی ہے

علہ محترم جناب کوکب صاحب کی یہ صریح عبارت بھی بغور ملاحظہ فرمائیے اور پھر ماہنامہ رسالہ رضائے مصطفیٰ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء میں سرپرستان رسالہ مذکور کے پیہم اصرار سے انکی اس عبارت کی جو تاویل بلکہ تحریف ان سے کروائی گئی ہے وہ بھی اہل علم کے دیکھنے کے قابل ہے اگر شوق ہو تو اسی میں ملاحظہ فرمالیں اور حقیقت یہ ہے کہ کوکب صاحب اپنی صریح عبارت کی بھاری چٹان کے نیچے دبے کراہ رہے ہیں ہاتھ پاؤں بڑے مارے ہیں مگر اس سے مخلص نہیں پا سکے اور نہ ان کو اصل مرکزی بات سے راہ فرار ہی مل سکی ہے۔

اھہ (مقدمہ مقالات یوم رضا صنٹ ۔ مطبوعہ دار المصنفین لاہور)

علمائے دیوبند تو پہلے ہی سے یہ کہتے ہیں کہ خان صاحب بریلوی نے دیوبند کے جید اساطین علم کی تکفیر میں تمام شرعی حدود کو پھاندا ہے اور رسم المفتی کے تمام اصول و ضوابط کو پامال کر کے محض اپنے تعصب اور جذباتیت کی بنا پر ان کی ظالمانہ تکفیر کی ہے اور ان اکابر کے خلاف اظہار اختلاف کے سلسلہ میں نہایت ہی مکروہ بے حد اخلاق سوز اور خالص عامیانہ لب و لہجہ اختیار کیا ہے ۔ مگر یہی نظریہ بریلوی مکتبۂ فکر کے ایک وسیع النظر عالم بھی پیش کر رہے ہیں ۔ بقول شخصے ؎

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں درِ جاناں پہ جا ملے

نیز یہی بزرگ محترم جناب مولانا کوکب صاحب ہی لکھتے ہیں کہ ۔

بے شک مولانا (احمد رضا خان صاحب) کی ذات میں اور ان کے مشن میں ایک پہلو اور بہت بڑا پہلو جذباتیت کا موجود تھا مگر یہ پہلو اس وابستگی و وارفتگی تک ہی محدود تھا جو آپ کو تعلق بالرسول کے سلسلہ میں حاصل تھی ۔ کام اور ذمہ داری کے دوسرے شعبوں میں آپ نے حقیقت پسندی کے پہلو ہی مدنظر رکھے ۔

(ایضاً صک)

قطع نظر اس سے کہ کیا یہ تعلق بالرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم اور وابستگی و وارفتگی صرف خان صاحب ہی کو الاٹ ہوئی تھی یا ہندوستان میں اور حضرات بھی اس صفت سے موصوف تھے ؟ اور کیا ان دیگر حضرات نے بھی اکابر علمائے دیوبند کیخلاف یہ ظالمانہ اور مکروہ لب ولہجہ اختیار کیا ہے ؟ یا یہ صرف خان صاحب ہی کا حصہ تھا ؟ اور صرف نظر اس سے کہ کیا تعلق بالرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وتبارک وسلم کا نتیجہ اور صلہ یہ ہوتا ہے کہ توحید وسنت کی دعوت دینے والوں کی تکفیر اور ان کی مخالفت کرنی چاہئے

یا ان کی اس خدمت جلیلہ کی داد تحسین دینی چاہیئے ۔ ان سب باتوں سے نگاہ ہٹا کر جناب کوکب صاحب کی اس عبارت سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ جناب خان صاحب نے اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر میں حقیقت پسندی کا ثبوت بالکل ، نہیں دیا اور انہوں نے جو کچھ کہا ہے محض جذباتیت کی منحوس سواری پہ سوار ہو کر کہا ہے اس لحاظ سے خانصاحب کے ایسے بے بنیاد ، ناروا ، غلط ، اور جذباتی فتووں کی پر کاہ حیثیت بھی نہیں ہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ نہ تو ان کے ایسے ظالمانہ فتووں سے علمائے دیوبند کافر ہوتے ہیں اور نہ مسلمان ان کو کافر سمجھتے ہیں ۔

ان حضرات کی ساری زندگی ہی اللہ تعالٰے کے سچے دین اور حضرت محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم کی روشن شریعت کی نشر واشاعت میں صرف ہوئی ہے اور ہوتی ہے انہوں نے اس دور میں علوم اسلامیہ کی بقا کی بے حد اور بہترین کاوش اور سعی کی ہے اور اس کے لئے مخصوص طریقے اختیار کئے اور بے شمار مدارس قائم کر کے اس شمع کو روشن کیا ہے ان کی اس علمی شہرت کا سکہ بین الاقوامی حیثیت سے مسلم ہے ۔ ان حضرات نے اپنی تن آسانی اور اپنی جملہ اغراض ولذائذ اور تمام مرغوبات کو محض للہ فی اللہ قوم کی نذر کر دیا ہے اور ان میں سے ایک ایک فرد گویا بزبان حال یوں کہتا ہے سہ

میں خود غرض نہیں میرے آنسو پرکھ کے دیکھ
فکر چمن ہے مجھ کو غم آشیاں نہیں

الغرض ان اکابر علمائے دیوبند کثر اللہ تعالٰے جمعہم نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی حریم توحید وسنت کی پاسبانی اور کاروان ملت کی رہنمائی کا سخت ترین فریضہ انجام دیا ہے جو خود تو ظالم قانون کے تحت ملک بدر ہوئے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں ، ظالم قوت کے بھڑکائے ہوئے شعلوں میں کود دے ، توپوں اور بندوقوں کی آگ سے کھیلے ، تلاطم خیز طوفانوں سے ٹکرائے ، اور جابر برطانیہ کے جاہ وجلال اور جبر و

استبداد کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ لیکن اس کے بدلے میں ہمیں صحیح دین خالص توحید، بلا آمیزش سنت، حضرات انبیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور سلف صالحین سے صحیح محبت کا شرعی ولولہ، علم و عمل کا بے پناہ عزم و جذبہ اور آزادی کی نعمت عظمیٰ سے مالا مال کر گئے جن کی مجاہدانہ اور مخلصانہ زندگی کل کی طرح آج بھی روشنی کا مینار ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کے یہ نیک کارنامے تا قیامت زندہ رہیں گے۔

مغالطہ دہی خانصاحب جیسے خود اہل حق اور خدام اسلام کو بلا وجہ کافر کہنے پر جری ہیں، اسی طرح خدا خوفی سے بے نیاز ہو کر علمائے حرمین شریفین کو مغالطہ دے کر اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر کرانے میں بھی بڑے مشاق ثابت ہوئے ہیں۔

چنانچہ خانصاحب اکابر علمائے دیوبند کی عبارتوں میں قطع و برید کر کے اور مفید مطلب جملے سیاق و سباق سے الگ کر کے اور اپنی طرف سے ان کے معانی اور مطالب بیان کر کے اور اردو عبارات کو عربی عبارت میں ڈھال کر علمائے حرمین سے اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر کرائی اور اس کفر بازی کا سارا مضمون اپنی کتاب "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" میں درج کیا۔ اور پھر کیا تھا ہندوستان کے تمام شہروں، اور قصبوں بلکہ دیہاتوں میں بھی اس کی نشر و اشاعت کا چرچا شروع کر دیا اور اہل بدعت سے اس پر خوب داد تحسین حاصل کی اور عامۃ المسلمین کو علمائے دیوبند سے متنفر کر کے ظالم برطانیہ کے ہاتھ خوب مضبوط کئے۔ کیونکہ اس وقت اکابر علمائے دیوبند اور ان کے پیرو ہی جابر برطانیہ کے سامنے سینہ سپر تھے اور مذہبی و سیاسی اور اقتصادی ہر طریق سے اس کا مقابلہ کرتے تھے اور یہی حضرات بفضلہ تعالیٰ عالم اسباب میں مسلمانوں کے مذہب و سیاست اور معیشت کے سنوارنے کے علمبردار تھے۔ اور ظالم انگریز ان کی ان مساعی اور کاوشوں سے بے خبر نہ تھا اور وہ ان کو بدنام کرنے اور ان کی